نوٹس

اسلامیات

جماعت ہشتم

Prepaired By: Qari Masih Ullah

Abdur Rauf

Supervision: MR. JAVED AKBAR

(HM. Boys Wing)

ڈسٹرکٹ پبلک سکول اینڈ کالج، قصور

ایمانیات اور عبادات

روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات

سوال نمبر 1: درج ذیل کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

سوال نمبر 1: روزے کا مفہوم بیان کریں؟

جواب: روزہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کے لئے قرآن و حدیث میں لفظ "صوم" یا "صیام" استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی "رک جانے" یا "بچ جانے" کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے، پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے۔ اسے "صوم" یعنی "روزہ" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: روزے کے فضائل بیان کیجئے۔

جواب: اسلامی عبادات میں روزے کے بہت زیادہ فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے"۔ رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزے دار کو بے حساب اجر و ثواب عطا کرتا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "ابنِ آدم جو نیک عمل کرتا ہے اس کا اجر (اللہ تعالیٰ کے ہاں) دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے، کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر (ثواب) دوں گا"۔

کسی روزہ دار کو افطار کرانا بھی بے حد اجر و ثواب کا باعث ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص اس (ماہِ رمضان) میں کسی روزہ دار کو (روزہ) افطار کرائے گا، اس کے گناہوں کی معافی ہے اور وہ خود کو جہنم سے بچا لے گا اور اسے روزہ دار جتنا ہی ثواب ملے گا جب کہ اس روزہ دار کے اپنے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی"۔

سوال نمبر 3: روزے کے معاشرتی فوائد بیان کیجئے؟

جواب: اسلامی عبادات کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ان عبادات کی وجہ سے معاشرے کی بہت سی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں اور دنیاوی زندگی بھی پُرسکون ہو جاتی ہے۔

- ☆ روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی بنا پر مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے۔
- ☆ ایک مقررہ وقت پر اٹھنا اور سحری نوش کرنا اور مقررہ وقت پر روزہ افطار کرنا انسان میں پابندیٔ وقت کی خوبی پیدا کر دیتا ہے۔
- ☆ رمضان المبارک میں لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ جب تمام لوگ روزے کے دوران ایک ہی کیفیت سے گزرتے ہیں تو ان میں اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ روزے سے انسانی صحت بہتر ہوتی ہے کیونکہ معدے کا ہر وقت بھرا رہنا جسمانی صحت کے لیے خطرناک ہے۔ رمضان المبارک میں تیس دن (ایک ماہ) کے لیے لگاتار سارا دن معدے کو خالی رکھنے کی مشق کی جاتی ہے۔ جس کی بنا پر جسمانی صحت بہتر ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک صحت مند اور توانا معاشرہ جنم لیتا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

سوال نمبر ۱: روزے کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: شرعی اصطلاح میں "وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے اسے "صوم" یعنی "روزہ" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲: روزہ اور دوسری عبادات میں کیا فرق ہے؟

جواب: روزہ اور دوسری عبادات میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ نماز، زکوۃ اور حج کی ادائیگی لوگوں سے چھپ کر نہیں کی جاسکتی۔ لیکن روزہ ایسی عبادت ہے جس میں روزہ دار اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ روزہ دار چاہے تو چھپ کر کھا پی سکتا ہے مگر وہ صبر سے کام لیتا ہے۔ کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۳: روزہ دار کے لئے کتنی خوشیاں ہیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت"۔

سوال نمبر ۴: رمضان میں دوسرے لوگوں کے لیے کیا جذبہ بیدار ہوتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۵: "شہر المواساۃ" کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کا نام "شہر المواساۃ" رکھا ہے۔ یعنی یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غمگساری کا مہینہ ہے۔

سوال نمبر 3: سبق کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i) روزہ ارکان اسلام میں ---------- رکن ہے۔ — ایک اہم

(ii) روزہ گناہوں سے ---------- کا ذریعہ ہے۔ — معافی و بخشش

(iii) روزے مسلمانوں پر ---------- میں فرض کئے گئے ہیں۔ — رمضان المبارک

سوال نمبر 4: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

نمبر	سوالات	"الف"	"ب"	"ج"	"د"
1	روزہ کے معنی ہیں:	کھانا پینا	✓رُک جانا	بڑھنا	تھک ہونا
2	اے ایمان والو تم پر روزے کر دیئے گئے ہیں:	سنت	معاف	نفل	✓فرض
3	ماہِ رمضان وہ ہے جس میں آسمانی کتاب نازل ہوئی:	تورات	زبور	✓قرآن پاک	انجیل
4	روزے دار کے لئے خوشیاں ہیں:	ایک	✓دو	چار	پانچ

سیرتِ طیبہ "حضرت محمد ﷺ"

خُلقِ عظیم

سوالنمبر 1: درج ذیل سوالات کے جواب دیں؟

سوالنمبر ۱: سورۃ الاحزاب کی اکیسویں آیت مع ترجمہ لکھیں۔

جواب: سورۃ الاحزاب کی اکیسویں آیت مع ترجمہ درج ذیل ہے:

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

ترجمہ: "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔

سوالنمبر ۲: رسول اللہ ﷺ کے عفو و درگزر کا کوئی واقعہ بیان کریں۔

جواب: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن آپ ﷺ سے مرعوب ہو کر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپ ﷺ نے وہ تلوار اٹھائی۔ اب آپ ﷺ اسے قتل کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا۔

سوالنمبر ۳: رسول اللہ کی جانوروں پر شفقت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی رحمت و شفقت انسانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ جانوروں کے ساتھ بھی رحمت و شفقت کا معاملہ فرماتے۔ چنانچہ ایک صحابیؓ نے جب کسی پرندے کے بچوں کو اٹھایا اور وہ شور مچانے لگا تو رسول ﷺ نے پوچھا کہ کس نے اس پرندے کے بچوں کو اٹھا کر بےقرار کیا ہے؟ اس پر اس صحابیؓ نے بچے لا کر ادھر رکھ دیئے جس کے بعد اس پرندے کو قرار آیا۔

ایک دفعہ ایک اونٹ والے کو اس کے اونٹ کے بارے میں نرمی کرنے، کافی خوراک دینے اور طاقت کے مطابق وزن لادنے کا حکم دیا۔

سوالنمبر ۴: "من لا یرحم لا یُرحم" کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: "جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

سوالنمبر 2: سبق کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i)	تم زمین والوں پر رحم کرو، ---------- والا تم پر رحم کرے گا۔	آسمان
(ii)	فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اعلان فرمایا: "جاؤ تم سب ---------- ہو"۔	آزاد
(iii)	جو شخص ہمارے -------- پر رحم نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔	چھوٹوں
(iv)	جو شخص -------- نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔	رحم

"صبر و تحمل"

سوالنمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں جو ایک جملے سے زیادہ نہ ہوں۔

سوالنمبر ۱: کوئی تکلیف پہنچے تو ایک صابر انسان کو کیا کہنا چاہیے؟

جواب: کوئی تکلیف پہنچے تو ایک صابر انسان کو یہ کلمات کہنے چاہئیں:

''انا للہ و انا الیہ راجعون'' ''ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔

سوالنمبر ۲: ''تحمل'' کے معنی بیان کریں۔

جواب: ''تحمل'' کے معنی ہیں ''برداشت کرنا'' یعنی دشمن کی طرف سے ہر قسم کی تکلیف، گستاخی اور ضرر کو برداشت کرنا، زندگی میں پیش آنے والے ناگوار حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا اور مسلسل آگے بڑھنا۔

سوالنمبر ۳: ایمان والوں کو مصیبت اور مشکل کے وقت کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: ایمان والوں کی صفت یہ ہے کہ وہ مصیبت اور مشکل میں ''صبر و تحمل'' سے کام لیتے ہیں۔

سوالنمبر ۴: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذمے کیا اہم کام لگایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذمے ایک اہم کام یہ لگایا کہ وہ اسلام اور قرآن کا پیغام عام کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔

سوالنمبر ۵: رسول اللہ ﷺ نے اسلام اور قرآن کی دعوت کا کام کتنے عرصے میں مکمل کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اسلام اور قرآن کی دعوت کا کام ''تئیس سال'' کے عرصے میں پورا کیا۔

سوالنمبر ۶: رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک کس غزوہ میں شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک ''غزوہ احد'' میں شہید ہوئے۔

سوالنمبر 2: سبق کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i)	صبر کے ---------- ہیں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا	معنی
(ii)	قرآن پاک نے ------- کا بیان بہت اچھے انداز میں کیا ہے۔	صبر
(iii)	تمام آزمائشوں میں اپنے آپ کو ------ کے سپرد کر دینا چاہیے۔	اللہ
(iv)	اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ -------- والا ہے۔	دینے
(v)	ایمان والوں کی صفت یہ ہے کہ وہ مصیبت میں ----- سے کام لیتے ہیں۔	صبر و تحمل

''ایفائے عہد''

سوالنمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر ۱: ''ایفائے عہد'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی سے جو وعدہ یا قول و قرار کیا جائے، اس کو پورا کرنا ''وعدے کی پابندی'' یا ''ایفائے عہد'' کہلاتا ہے۔

سوالنمبر ۲: ''لا یُخلف اللہ المیعاد'' کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ:۔ ''لا یُخلف اللہ المیعاد'' کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا''۔

سوالنمبر ۳: ''و اَوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا'' کا ترجمہ بیان کریں۔

جواب: ترجمہ:۔ اور وعدہ پورا کرو۔ (قیامت کے دن) وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

سوال نمبر ۴: "معقد" کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب: "معقد" کے لفظی معنی "گرہ لگانے" کے ہیں۔

سوال نمبر ۵: حدیث مبارکہ میں دین داری کی علامت کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: "لا دین لمن لا عہد له"

ترجمہ: "جو اپنے وعدے اور قول و قرار کا خیال نہیں رکھتا اس میں دین نہیں ہے"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وعدے کی پابندی "دین داری" کی علامت ہے۔

"فکرِ آخرت"

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جامع جواب تحریر کریں۔

سوال نمبر ۱: "سورۃ المرسلٰت" اور "القارعۃ" سے اس سبق میں جو باتیں نقل کی گئی ہیں، انہیں اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: سورۃ المرسلٰت میں بیان ہے: "ہمارے پاس (ان کے جکڑنے) کے لیے بیڑیاں ہیں اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے کو پکڑ لینے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔ اس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ریگِ رواں (چلتے ہوئے ریت کے ٹیلے) کی شکل اختیار کر لیں گے۔۔۔ تو اگر تم نے کفر کی روش اختیار کی تو اپنے آپ کو اس دن (کے عذاب اور سختیوں سے) کیسے بچا سکو گے، جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا"۔

سورۃ القارعۃ میں بیان ہے: "اس روز لوگ یوں ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے۔ اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے، جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ پھر جس کے (نیک اعمال) کے وزن بھاری ہوئے، وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کے وزن ہلکے ہوں گے، اس کا ٹھکانا "ہاویہ" ہے۔ اور تم کیا جانو کہ "ہاویہ" کیا ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے"۔

سوال نمبر ۲: فکرِ آخرت کے سلسلے میں ہمیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: آخرت میں ہمیں اپنی پوری زندگی کے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اس لیے ہمیں آج ہی اس کے لیے تیاری کر لینی چاہیے۔ فرمانِ الٰہی ہے: "جو اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑا ہونے سے ڈرا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں"۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس روز تمام نعمتوں کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ مال کیسے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟ زندگی کیسے گزاری؟ جوانی کس حال میں صرف کی؟ وقت ضائع کیا یا اسے نیک یا بُرے کاموں میں صرف کیا؟ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اللہ کے بندوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا یا نہیں؟ غرض انسان سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائے گا۔ اگر کوئی انکار کرے گا تو یہ زمین اور انسان کا اپنا وجود اس کے خلاف گواہی دے گا۔

کراماً کاتبین جو انسان کی زندگی کی ایک ایک بات کا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں، یہ سب کچھ انسان کے سامنے لایا جائے گا اور انسان اپنے کسی گناہ اور ظلم کو چھپا نہ سکے گا۔ جو کچھ ہم بولتے یا کرتے ہیں وہ یونہی فضا میں تحلیل ہو کر نہیں رہ جاتا بلکہ اس کے نقوش ہمارے گرد و پیش ذرے ذرے پر ثبت ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی ہماری پوری زندگی کی فلم کسی کمپیوٹر کیمرے کے ذریعے محفوظ کر رہے ہوں۔ بہر حال ہم یہاں جو کچھ کر رہے ہیں آخرت میں اس کا بدلہ ملے گا۔ وہاں نہ بدلے میں کوئی چیز دے کر جان چھڑائی جا سکے گی۔ نہ کوئی حامی و مددگار ہوگا بلکہ اس دن تو سب کو اپنی اپنی فکر ہوگی۔ فکرِ آخرت کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھ لے ہر ایک جی کیا بھیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بے شک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو"۔

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i) اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو ۔۔۔۔۔۔ کر دے گا؟ بوڑھا

(ii) اس روز لوگ یوں ہوں گے جیسے ۔۔۔۔۔۔ ہوئے پتنگے۔ بکھرے

(iii) اس دن پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے ۔۔۔۔۔۔ ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ دھنکی

(iv) جس کے نیک اعمال کے وزن بھاری ہوئے وہ ۔۔۔۔۔۔ عیش میں ہوگا۔ دل پسند

(v) قیامت کے دن سب سے پہلے ۔۔۔۔۔۔ کا حساب لیا جائے گا۔ نماز

''اندازِ گفتگو''

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جامع جواب تحریر کریں۔

سوال نمبر 1: اندازِ گفتگو کے بارے میں ہمارے دین میں کیا رہنمائی ملتی ہے؟

جواب: سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کی بعض نصیحتوں کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں، ان نصیحتوں میں سے ایک یہ تھی کہ:

ترجمہ: ''اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب سے بری آواز گدھوں کی ہے''۔

اندازِ گفتگو کے بارے میں بہترین رہنمائی ہمیں رسول اکرم ﷺ کی زندگی سے ملتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کے کلام کی طرح بغیر توقف کے گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ ﷺ یوں ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا شخص اسے یاد کر لیتا''۔

حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم ﷺ کے اندازِ گفتگو کے بارے میں فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ بات سمجھانے کے لیے اسے تین مرتبہ دہراتے تھے''۔

سوال نمبر 2: انسانی شخصیت پر اندازِ گفتگو کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: اندازِ گفتگو کسی بھی انسان کی شخصیت کو جانچنے کا ایک بہترین پیمانہ ہے۔ کسی شخص کی گفتگو سے سننے والے پر جو تاثر قائم ہوتا ہے وہ اس کی شکل و صورت اور ظاہری حالت سے کہیں زیادہ اہم اور دیرپا ہوتا ہے۔ ایک بدصورت آدمی بھی محض اپنے شیریں کلام کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک انتہائی خوبصورت شخص اگر اندازِ گفتگو میں اجابلانہ طور طریقہ اپنائے تو لوگ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ گفتگو سوچ کا عکس ہوتی ہے اور سوچ عمل کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس لئے گفتگو کی مدد سے کسی انسان کے باطن کو جانا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اپنی گفتگو میں الفاظ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کریں۔ اسی طرح الفاظ کی ادائیگی میں ٹھہراؤ اختیار کریں۔ بات چیت میں بناوٹ سے کام نہ لیں۔ درشت لہجہ اپنانے سے حتی الامکان گریز کریں۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال نمبر 1: سورۃ لقمان میں آواز کے حوالے سے کیا نصیحت کی گئی ہے؟

جواب: سورۃ لقمان میں آواز کے حوالے سے یہ نصیحت کی گئی ہے:

ترجمہ: ''اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب سے بری آواز گدھوں کی ہے''۔

سوال نمبر 2: رسول اللہ ﷺ کس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کے کلام کی طرح بغیر توقف کے گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ یوں ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا شخص اسے یاد کر لیتا''۔

حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم ﷺ کے اندازِ گفتگو کے بارے میں فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ بات سمجھانے کے لیے اسے تین مرتبہ دہراتے تھے''۔

سوال نمبر ۲: گفتگو میں انداز کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: انداز گفتگو کسی بھی انسان کی شخصیت کو جانچنے کا ایک بہترین پیمانہ ہے۔ کسی شخص کی گفتگو سے سننے والے پر جو تاثر قائم ہوتا ہے وہ اس کی شکل، صورت اور ظاہری حالت سے کہیں زیادہ اہم اور دیرپا ہوتا ہے۔ ایک بدصورت آدمی بھی شخص اپنے شیریں کلام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک انتہائی خوبصورت شخص اگر انداز گفتگو میں جاہلانہ طور طریقہ اپنائے تو لوگ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ گفتگو سوچ کا عکس ہوتی ہے اور سوچ عمل کی بنیاد بنتی ہے۔

سوال نمبر 3: سبق کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i) انسانوں اور جانوروں کے مابین ایک بنیادی فرق --------- کا بھی ہے۔ زبان

(ii) موقع محل کی مناسبت سے ------- میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ آواز اور لہجے

(iii) رسول اللہ ﷺ بات سمجھانے کے لیے ------- مرتبہ دہراتے تھے۔ تین

(iv) بلاوجہ ------- بولنا وقار کے منافی ہے۔ تیز تیز

(v) قیامت کے دن سب سے پہلے ------- کا حساب لیا جائے گا۔ نماز

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں۔

(i) رسول اللہ ﷺ بغیر توقف کے گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ (✓)

(ii) اونچی آواز میں بات کرنا تہذیب کے برعکس نہیں ہے۔ (X)

(iii) سب سے بری آواز مرغ کی ہے۔ (X)

(iv) گفتگو سوچ کا عکس ہوتی ہے۔ (✓)

(v) سورۃ لقمان میں حضرت آدمؑ کی نصیحتوں کا ذکر ہے۔ (X)

سوال نمبر 5: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

نمبر	سوالات	"الف"	"ب"	"ج"	"د"
1	بدترین آواز ہے:	اونچی آواز	مرغ کی آواز	کتے کی آواز	✓ گدھے کی آواز
2	کلام کا مقاصد ہے:	✓مدعا بیان کرنا	دوسروں پر برتری جتانا	وقت گزارنا	جذبات کا اظہار
3	سورۃ لقمان میں ہے کہ آواز:	✓نیچی رکھنا	تیز رکھنا	اونچی رکھنا	سخت رکھنا
4	گفتگو میں الفاظ کا چناؤ کریں:	✓سوچ سمجھ کر	تیزی سے	آسانی سے	ہنس کر
5	انداز گفتگو میں ٹھہراؤ علامت ہے:	عقل مندی کی	دولت مندی کی	✓ شائستگی کی	غربت کی

"گھریلو زندگی"

سوالنمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

سوالنمبر ا: نبی اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی کیسی تھی؟ احادیث کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: آنحضور ﷺ نے زندگی کے باقی شعبوں کی طرح گھریلو معاملات میں بھی ہمارے لیے ایک فقید المثال نمونہ پیش کیا ہے۔ آپ ﷺ ایک بہترین شوہر اور مثالی باپ تھے۔ گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: " خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی" ترجمہ: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہوں"۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنی ازواج کے ساتھ تحکمانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ ہمیشہ ان کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتے۔ غم یا بیماری کی صورت میں ان کی دلجوئی فرماتے۔

سوالنمبر ۲: چھوٹوں سے شفقت کے بارے میں حدیث بیان کریں۔

جواب: حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے: ترجمہ: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

سوالنمبر ۳: گھریلو زندگی کے آداب کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے نظم وضبط کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: گھریلو زندگی میں حقوق وفرائض کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اس زندگی کے آداب بھی اسلام میں سکھائے گئے ہیں۔ ان آداب میں سے سب سے اہم اصول استیذان ہے۔ استیذان کا مفہوم ہے "اجازت طلب کرنا" ایک گھر میں رہنے والے افراد آپس میں انتہائی قریبی تعلق میں جڑے ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اسلام گھر کے مردوں کو بھی یہ تلقین کرتا ہے کہ جب وہ گھر میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔ خاموشی کے ساتھ اچانک گھر میں داخل نہ ہوں۔ سورۃ النور میں استیذان کے حوالے سے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ گھر کے بچوں کو بھی اس بات کا عادی بنایا جائے کہ وہ اجازت لئے بغیر بڑوں کے کمروں میں داخل نہ ہوں۔ نجی زندگی میں بھی وقار برقرار رکھا جائے۔

سوالنمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوالنمبر ا: اسلام میں گھر کا سربراہ کس کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اسلام میں گھر کا سربراہ "مرد" کو قرار دیا گیا ہے۔

سوالنمبر ۲: " خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی" کا ترجمہ کریں۔

جواب: ترجمہ: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہوں۔

سوالنمبر ۳: والدین کا اولاد پر کوئی ایک حق بیان کریں۔

جواب: والدین کا اولاد پر ایک حق یہ ہے کہ والدین کے ساتھ ہر حال میں حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور ہر جائز کام میں ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرے۔

سوالنمبر ۴: گھریلو زندگی کی اہمیت دو سطروں میں بیان کریں۔

جواب: اسلام میں گھریلو زندگی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اس کے قوانین کا شریعت میں الگ بیان ملتا ہے۔ کسی بھی معاملہ کو مبہم اور غیر واضح نہیں چھوڑا گیا۔ مثلاً نکاح، میاں بیوی کے حقوق وفرائض، والدین اور اولاد کے حقوق وفرائض سب کے بارے میں واضح ہدایات دی گئیں ہیں۔

سوال نمبر 1: نبی اکرم ﷺ گھر میں کس طرح وقت گزارا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عائشہؓ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(i) رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ---------------- ہے۔   موجود

(ii) بہترین ---------- گھر والوں پر مال خرچ کرنا ہے۔   صدقہ

(iii) خاموشی کے ساتھ اچانک ---------- میں داخل نہ ہوں۔   گھر

(iv) جو ہمارے چھوٹوں پر ---------- نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔   رحم

(v) استیذان کا مفہوم ہے ---------- طلب کرنا۔   اجازت

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں۔

(i) اولاد کو وراثت میں اس کے شرعی حصہ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ (✓)

(ii) جو اولاد والدین کی خدمت سے غافل رہتی ہے وہ خود کو اجر عظیم سے محروم کر لیتی ہے۔ (✓)

(iii) ماں باپ کو محبت کی ایک نگاہ سے دیکھنے کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ (X)

(iv) اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اجازت طلب کرنا غیر ضروری ہے۔ (X)

سوال نمبر 4: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

نمبر	سوالات	"الف"	"ب"	"ج"	"د"
1	بہترین شخص وہ ہے جو اچھا ہے۔	✓ اپنے اہل و عیال کے لیے	اہل محلہ کے لیے	اپنے رشتہ داروں کے لیے	اپنے دوستوں کے لیے
2	قوام سے مراد ہے:	✓ نگہبان	افسر	گورنر	ماتحت
3	گھر کا سربراہ ہے:	✓ شوہر	بیوی	بیٹا	سب گھر والے
4	بوڑھے ماں باپ کی خدمت سے غفلت:	خطا ہے	درست ہے	معمولی گناہ ہے	✓ اجر سے محرومی ہے
5	استیذان کے احکام بیان کئے گئے ہیں:	سورۃ النساء میں	سورۃ المائدۃ میں	✓ سورۃ النور میں	سورۃ البقرہ میں

حسن معاشرت

تفصیلی جواب دیں

سوالنمبر1: حسن معاشرت سے کیا مراد ہے تفصیل سے بیان کریں

جواب: حسن معاشرت پر اللہ کے نبی ﷺ نے بہت زور دیا ہے آپ ﷺ نے شرافت اور عظمت کی بنیاد اچھے اخلاق اور نیک کردار کو قرار دیا ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے حسن خلق کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے جواب میں آیت تلاوت فرمائی

ترجمہ: "معاف کر دینے کی روش اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں کی باتوں کی طرف دھیان نہ دو"

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے جو مجھ سے تعلق توڑنا چاہے اس کے ساتھ تعلق جوڑوں جو مجھے محروم کرے اس کو عطا فروں اور جو مجھ پر زیادتی کرے اسے معاف کر دوں۔ آپؐ نے سلام کو عام کرنے کی تاکید فرمائی

سوالنمبر2: حسن معاشرت کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات بیان کریں

جواب: حسن معاشرت کے سلسلے میں اسلام نے ہدایت فرمائی ہے کہ والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کیا جائے دوستوں کے ساتھ محبت اور مروت سے پیش آیا جائے چھوٹوں پر شفقت کی جائے قانون کا احترام کیا جائے پڑوسی کا خیال رکھا جائے۔ مہمان کی مہمان نوازی کی جائے مجلس کے آداب کا خیال رکھا جائے۔ خواتین کا احترام کریں انھیں مدد کی ضرورت ہو تو اس سے گریز نہ کریں

سوالنمبر3: آج کے دور کے معاشرتی مسائل پر اسلامی تعلیمات سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے

جواب: حسن معاشرت کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کا بھی خیال رکھا جائے۔ کیونکہ یہ ہماری آج کے دور کی معاشرتی ضروریات میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ موحول کی آلودگی سے بچایا جائے گھر اور کمرے کو صاف رکھا جائے گندی اور ناکارہ چیزیں باہر نہ پھینکی جائیں۔ اونچی آونچی آواز میں ریڈیو یا ٹی وی چلا کر ارد گرد کے لوگوں کے آرام میں مخل نہ ہوں۔ گلیوں میں سڑکوں پر کھیل سے اجتناب کریں۔ اس سے راہ گیروں کو تکلیف ہوتی ہے گھروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض اوقات کسی کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے

جہاں تک ہو سکے ارد گرد کے ماحول کو خوبصورت بنائیں۔ درخت اور پودے لگائیں۔ جو پودے لگے ہوئے ہیں ان کی حفاظت اور آبیاری کا خیال رکھیں۔ غیر ملکیوں کا احترام کریں ان کو کسی مدد یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو فراہم کریں۔ بسوں، ویگنوں میں سفر کے وقت معذوروں، بیماروں، بزرگوں اور عورتوں کو بیٹھنے کی جگہ دیں اگر آپ سڑک پر پیدل یا سوار ہو کر جا رہے ہوں تو ٹریفک کے قوانین اور اشاروں کا خیال رکھیں۔

مختصر جواب دیں

سوالنمبر1: اسلام نے والدین اور اساتذہ سے کیسے پیش آنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: اسلام نے ہدایت فرمائی ہے کہ والدین اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کی جائے

سوالنمبر2: حیا اور وقار کے حوالے سے کیسے زندگی گزاری جائے؟

جواب: باحیا اور باوقار زندگی گزاری جائے

سوالنمبر3: ریڈیو اور ٹی وی کو کیسی آواز سے چلانا چاہیے؟

جواب: ریڈیو اور ٹی وی کو مدھم / دھیمی آواز سے چلانا چاہیے۔

سوالنمبر4: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں کتنے سال رہے

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں دس سال رہے۔

سوالنمبر5: کیا اسلام دوسروں نام بگاڑنے اور چڑانے سے منع کرتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اسلام دوسروں کے نام بگاڑنے اور چڑانے سے منع کرتا ہے۔

خالی جگہ پر کریں

معاف کر دینے کی روش۔۔۔۔۔۔۔اختیار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرو

جاہلوں کی باتوں کی طرف۔۔۔۔۔۔۔دھیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دو

جو تمھارے ساتھ زیادتی کرے اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔معاف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر دو

اگر کوئی آپ کو سلام کرے تو اس کا بہتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جواب۔۔۔۔۔۔۔دو

چھوٹوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شفقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرو

انداز تربیت و تبلیغ

سوال کے تفصیلی جواب دیں

سوالنمبر1: دروازے پر نہر کی مثال سے رسول اللہ ﷺ نے پنج وقتہ نماز کی اہمیت کیسے واضح فرمائی۔

جواب: رسول اللہ ﷺ تشریف فرمائیں۔ارد گرد صحابہ کی محفل جمی ہے حاضرین کو پوری طرح متوجہ دیکھ کر محسن انسانیت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

لوگو تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر سے ایک نہر گزر رہی ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا" اس کے جسم پر تو کوئی میل کچیل باقی نہ رہے گا

'فرمایا! بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالی ان کے ذریعے سے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

سوالنمبر2: دروازے اور نہر والی اس مثال میں ہمارے لیے کیا سبق ہیں؟

جواب: دروازے اور نہر والی مثال رسول پاک ﷺ کے حکیمانہ انداز تبلیغ کی ایک عمدہ مثال ہے اس مثال کے ذریعے پنجگانہ کی ادائیگی سے گناہوں کے مٹ جانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے لہذا ہمیں نماز کی پابندی کا سبق اس مثال سے ملتا ہے تاکہ ہمارے گناہ بھی اللہ تعالی معاف فرمادے دوسرا سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ ہمیں بھی اپنی بات مثالوں سے سمجھانی چاہئے

سوالنمبر3: آپ ﷺ نے ایک خزاں رسیدہ درخت کی مثال سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کیا بات ذہین نشین کرائی؟

جواب: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ سردیوں کے موسم میں ایک دن کہیں باہر تشریف لے جارہے تھے۔ موسم خزاں کی وجہ سے درختوں کے پتے ٹہنیوں سے خود بہ خود جھڑ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑلیں اور انھیں ہلایا تو پتے تیزی سے جھڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا" ابو ذر" میں نے کہا" حاضر ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" جب ایک مسلمان خالص اللہ کی رضا کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

سوالنمبر4: یتیم کی کفالت اور صراط مستقیم کی مثالیں بیان کریں؟

جواب: صراط مستقیم سمجھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی جو ایک خاص منزل کی طرف سیدھی جارہی ہے اور اپنا راستہ بڑی آسانی اور کامیابی سے طے کررہی ہے اس سے ہٹ کر رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑی ترچھی لکیریں کھینچیں اور دکھایا کہ ان کے ذریعے انسان کو منزل مقصود حاصل نہیں ہوسکتی۔ سلامتی کا راستہ صرف درمیان والا سیدھا راستہ ہے (صراط مستقیم)ہی ہے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے مثالی خاکے کے ذریعے زندگی کی بہت بڑی سچائی واضح فرمادی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بلند فرمایا۔ مٹھی بند کی اور ساتھ ساتھ والی دو انگلیاں اٹھائیں۔ ذہن نشین یہ کروانا تھا کہ یتیم کی سرپرستی اور امداد کرنا بہت بڑی نیکی ہے–آپ ﷺ نے فرمایا" میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح قریب قریب ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ایک دوسری سے قریب ہیں، کون مسلمان ہو گا جو یہ آرزو نہ کرے کہ اسے جنت بھی مل جائے اور جگہ بھی رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں نصیب ہو جائے۔

سوالنمبر5: رسول اللہ ﷺ کے انداز تربیت و تبلیغ کے نمایاں خدوخال بیان کریں

جواب: رسول اللہ ﷺ کو کسی بات پر زور دینا ہوتا تو ایک جملے کو بار بار دہراتے تھے بات کی مناسب سے آواز اور لہجے میں تیزی یا نرمی اختیار فرماتے لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے کبھی کوئی سوال کرتے اور کبھی کسی سوال کو بار بار دہراتے۔ بات لمبی نہ کرتے ۔ تھوڑے وقت اور مختصر لفظوں میں پورا مفہوم ادا کر دیتے۔ گفتگو میں الفاظ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا۔ الفاظ نہ ضرورت سے کم ہوتے نہ زیادہ۔ کسی کا نام لے کر یا اسے براہ راست مخاطب کر کے تنقید نہ فرماتے۔ کسی شخص کو سمجھانا ہوتا تو بالعموم نام لیے بغیر سب کو مخاطب کر کے وہ بات بیان کر دیتے تاکہ کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ گفتگو میں عام طور پر ایک مسکراہٹ شامل رہتی۔ کسی بات پر زور دینا ہوتا تو ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھتے۔ بات بات سے محبت کا رس اور خلوص و خیر خواہی کا سچا جذبہ ٹپکتا تھا کوئی بات غیر معقول اور دلیل سے خالی نہ ہوتی۔

مختصر سوالات کے جواب دیں

سوالنمبر 1 : نصیحت کا مفہوم بیان کریں

جواب: نصیحت کے لفظی معنی ہیں خیر خواہی یعنی دوسروں کی بھلائی چاہنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یعنی دین نام ہی خیر خواہی کا ہے اس خیر خواہی کا دائرہ ہر شخص تک پھیلا ہوا ہے اور اس کا فیضان پوری انسانیت کو ملنا چاہیے۔

سوالنمبر 2: مکارم اخلاق کے حوالے سے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ کو کس لیے مبعوث فرمایا گیا ہے؟

جواب: "آپ ﷺ نے فرمایا" میں اس لیے مبعوث کیا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کو نقطہ کمال تک پہنچادوں"

سوالنمبر 3: صراط مستقیم سمجھانے کے لیے آپ ﷺ نے کیا انداز اختیار فرمایا:

جواب: صراط مستقیم سمجھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی جو ایک خاص منزل کی طرف سیدھی جا رہی ہے اور اپنا راستہ بڑی آسانی اور کامیابی سے طے کر رہی ہے اس سے ہٹ کر رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑی ترچھی لکیریں کھینچیں اور دکھایا کہ ان کے ذریعے انسان کو منزل مقصود حاصل نہیں ہو سکتی

سوالنمبر 4: یتیم کی کفالت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا" میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح قریب قریب ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ایک دوسری سے قریب ہیں۔

سوالنمبر5: کسی کا نام لیے بغیر سمجھانے کا مقصد بیان کریں

جواب: کسی کا نام لیے بغیر سمجھانے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

خالی جگہ پر کریں

تبلیغ کے معنی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہنچا۔۔۔دینا

دین نام ہی۔۔۔۔۔۔۔۔خیر خواہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا ہے

میں معلم بنا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھیجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گیا ہوں۔

بات اتنی۔۔۔۔۔۔لمبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ ہو جائے کہ سننے والے اکتا جائیں

میں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یتیم۔۔۔۔۔۔کی کفالت کرنے والا جنت میں قریب قریب ہوں گے۔